



سوال

(40) لفظ سید کی توضیح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید کسے کہتے ہیں کیا سید کوئی ذات ہے؟ صحیح العقیدہ مومن موحّد قرآن و سنت کا پابند بھی ہو سکتا ہے؟ کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یا دیگر صحابہ کے نام کے ساتھ سیدنا لکھا جاتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔ (ابو علی عسکری)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ دور میں لفظ سید ایک مخصوص ذات کے لئے لوگ استعمال کرتے ہیں حالانکہ سید کوئی ذات نہیں ہے بلکہ کتاب و سنت کی رو سے شرافت و بزرگی اور سرداری کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کلمات استغفار پر "اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنی" (الحمدیث) کو فضیلت دیتے ہوئے اسے سید الاستغفار قرار دیا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار 6302)

جمعیۃ المبارک کے بارے میں آپ نے فرمایا:

(سید الایام یوم النجۃ، فیہ خلق آدم، وفیہ اُذْخِلَ النّجۃ، وفیہ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا یَوْمَ النّجۃ) (المستدرک 1/277، صحیح ابن خزیمہ 3/115)

تمام دنوں کا سردار جمعہ والا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اس دن ہی جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔

حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو آپ نے "سید الشہداء" فرمایا۔

(المستدرک 2/120، 3/195 - فتح الباری 7/368 - سلسلہ احادیث صحیحہ 374)

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید کا لفظ سرداری، شرافت و بزرگی ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ صحیح البخاری وغیرہ میں ہے حسن رضی اللہ عنہ کے لئے آپ نے فرمایا: "ان ابنی ہذا سید" میرا بیٹا سردار ہے اور صحیح البخاری، کتاب الانبیاء (3340) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" قیامت والے دن میں سب انسانوں کا سردار ہوں گا۔



الغرض بے شمار احادیث صحیحہ میں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن کہیں بھی یہ کسی مخصوص ذات پر نہیں بولا گیا ہر مومن موحّد اپنے اپنے مقام پر بزرگ و سید ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

تفہیم دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 73

محدث فتویٰ